اُردو

کی کتابِ دوم

مُرتّبہ

محمد حمید کوثر

پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

نام کتاب:	اردو کی کتاب دوم
مرتب:	مولانا محمد حمید کوثر
اشاعت بار اوّل (انڈیا):	2008ء
اشاعت ھذا بار دوم (انڈیا):	2017ء
تعداد:	1000
مطبع:	فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان
ناشر	نظارت نشر و اشاعت قادیان
	ضلع: گورداسپور، پنجاب، انڈیا، 143516

Name of the Book:	Urdu ki ktab-e-Dom
Compiled by:	Muhammad Hameed Kousar
First edition India:	2008
Present edition India:	2017
Quantity:	1000
Printed at:	Fazl-e-Umar Printing Press Qadian
Published by:	Nazarat Nashr-o-Isha,at Qadian
	Dist; Gurdaspur, Punjab, India, 143516

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

افتتاحیہ

''اردو کی کتاب دوم'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔اس میں نصیحت آموز کہانیوں کے ذریعہ اردو سکھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ان کا بغور مطالعہ کریں نیز استاد و طلباء درج ذیل امور کو ملحوظ رکھیں:

- تلفظ کی صحیح ادائیگی کے لئے استاد ہر کہانی کو بلند الفاظ سے پڑھائے۔
- استاد لکھائی کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے ہر کہانی کو خوشخط لکھوائے۔
- صحیح اور درست عبارت لکھنے کی مشق کے لئے ہر کہانی کو بطور املاء لکھوائے۔
- ہر طالب علم کا اس لحاظ سے جائزہ لینا بھی ضروری ہے کہ جو وہ پڑھ اور لکھ رہا ہے اس کے مضمون و مفہوم کو سمجھ بھی رہا ہے یا نہیں؟ اس کے لئے استاد ہر طالب علم سے کہانی اپنے الفاظ میں لکھنے اور بیان کرنے کی تمرین کروائے۔

مذکورہ بالا ہدایات پر عمل کرنے سے طلباء بہت جلد اس حد تک اردو پر عبور حاصل کر لیں گے کہ بآسانی اردو کتب پڑھ اور سمجھ کر اپنے مافی الضمیر کو تحریر کر سکیں گے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ الْعَزِیزُ۔

خاکسار مکرم عبد المؤمن راشد صاحب، مکرم مظہر احمد صاحب وسیم، مکرم منصور احمد صاحب اساتذہ جامعہ کا شکر گزار ہے، جنہوں نے اس کتاب کی نظر ثانی فرمائی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

طالب دعا

محمد حمید کوثر

فہرست

سبق نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱	دعا	۱
۲	حضرت آدمؑ	۴
۳	میرا گھر	۷
۴	جھوٹ کی سزا	۱۰
۵	کوّے کی تدبیر	۱۲
۶	آخر وہ جیت گیا	۱۴
۷	صفائی پسند طالب علم	۱۶
۸	خزانہ اور تین لالچی مسافر	۱۸
۹	ہوشیار چرواہا	۲۱
۱۰	حاضر جوابی	۲۴
۱۱	دوسروں کو اللہ کا رزق پہنچانے والے بنو	۲۶
۱۲	طوطے کی رہائی	۲۹
۱۳	بہرہ اور مریض	۳۱
۱۴	پرندوں کی مہمان نوازی	۳۳
۱۵	وفادار کتا	۳۵
۱۶	سر میں دماغ نہیں	۳۷
۱۷	کچھوے اور خرگوش کا مقابلہ	۳۹
۱۸	عقل مند بوڑھا	۴۱
۱۹	چور کی بے وقوفی	۴۴
۲۰	سردار اور اس کا خادم	۴۶
۲۱	اردو کی گنتی	۴۸
۲۲	مہینوں کے نام	۵۲
۲۳	جامعہ احمدیہ قادیان	۵۶
۲۴	وقف زندگی	۵۹
۲۵	محاورے	۶۲
۲۶	تذکیر و تانیث	۶۳
۲۷	واحد اور جمع	۶۴
۲۸	متضاد الفاظ	۶۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا سبق

دُعا

- میں اللہ کا نام لے کر جو رحمان اور رحیم ہے پڑھتا ہوں
- ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔
- وہ بے حد کرم کرنے والا، اور بار بار رحم کرنے والا ہے
- وہ قیامت کے دن کا مالک ہے۔
- اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔
- ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔
- اُن لوگوں کے راستے پر جن پر تُو نے انعام کیا۔ اُن لوگوں کے راستے پر نہ چلا جن پر تیرا غضب نازل ہوا یا وہ گمراہ ہوگئے۔

۱- مندرجہ ذیل الفاظ اور ان کے معنی لکھیں۔

رحمان	رحیم	تعریف	قیامت
عبادت	غضب	گمراہ	

۲- مندرجہ ذیل الفاظ ملا کر لکھیں :

✡	ر	ح	ی	م		=	....
✡	ر	ح	م	ا	ن	=	....
✡	ت	ع	ر	ی	ف	=	....
✡	ق	ی	ا	م	ت	=	....
✡	ع	ب	ا	د	ت	=	....

۳- خالی جگہوں کو پُر کیجئے :

☆	اللہ	....	ہے
☆	قیامت	....	کا مالک ہے
☆	ہمیں	....	راستے پر چلا
☆	تیرا	....	نازل ہوا
☆	یا وہ	....	ہو گئے

۴- جواب لکھیں :

☼ رحمان کس کی صفت ہے؟

☼ ہر قسم کی تعریف کس کے لئے ہے؟

☼ ہم کس کی عبادت کرتے ہیں؟

☼ ہم کن لوگوں کے راستے پر چلنے کے لئے دعا کرتے ہیں؟

دوسرا سبق

حضرت آدمؑ

- اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو زمین میں اپنا خلیفہ بنایا
- اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو سب نام سکھائے
- اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو کہا کہ تُو اور تیری بیوی جنت میں رہو
- اور اس میں جہاں سے چاہو کھاؤ
- مگر اس درخت کے قریب نہ جانا
- شیطان نے اُن دونوں کو درخت کے بارے میں بہکایا
- اللہ تعالیٰ نے کہا تم یہاں سے نکل جاؤ
- اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے آدم کو تاکید کی تھی مگر وہ بھول گیا حقیقت میں اس کا حکم توڑنے کا ارادہ نہیں تھا

۱- مندرجہ ذیل الفاظ اور ان کے معنی لکھیں :

خلیفہ	جنت	چاہو	درخت
شیطان	بہکا	تاکید	ارادہ

۲- ملا کر لکھیں :

❑			ج	ن	ت	=	....
❑		چ	ا	ہ	و	=	....
❑		د	ر	خ	ت	=	....
❑	ش	ی	ط	ا	ن	=	....

۳- جواب لکھیں :

☼ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو کیا بنایا تھا؟

☼ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو کیا سکھائے؟

☼ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو کس سے منع کیا تھا؟

☼ حضرت آدمؑ کو کس نے بہکایا تھا؟

☼ حضرت آدمؑ کے حکم توڑنے کی کیا وجہ تھی؟

۴- خالی جگہوں کو پُر کیجئے:

☼ آدم کو زمین میں .... بنایا

☼ تُو اور تیری بیوی .... رہو

☼ اُس .... قریب نہ جانا

☼ حقیقت میں .... ارادہ نہ تھا

تیسرا سبق

میرا گھر

میرا ایک گھر ہے، جس میں سونے کے لئے تین کمرے ہیں۔ ایک باورچی خانہ اور ایک غسل خانہ ہے۔ اُس کے ساتھ ہی بیت الخلاء ہے۔ ایک بیٹھک ہے، جس میں ہم مہمانوں کو بٹھاتے ہیں۔ باہر ایک برآمدہ ہے، جہاں ہم گرمیوں میں بیٹھتے ہیں۔

میرا کمرہ علیحدہ ہے۔ اس میں ایک چارپائی ہے۔ اُس پر بستر بچھا ہوا ہوتا ہے۔ کمرے کے ایک کونے میں میز اور کرسی رکھی ہوئی ہے جس پر بیٹھ کر میں پڑھتا ہوں۔ میرے کمرے میں ایک الماری ہے، جس میں بہت سے خانے ہیں۔ اُن میں مَیں اپنے کپڑے رکھتا ہوں، نیچے والے خانے میں کتابیں رکھتا ہوں۔

میرے گھر کے باہر ایک چھوٹا سا صحن ہے جہاں میں صبح صبح بیٹھتا ہوں۔ مکان کی چھت پر جانے کے لئے پختہ سیڑھیاں ہیں۔ میں کبھی کبھی شام کے

وقت چھت پر تازہ ہوا میں بیٹھتا ہوں جس سے مجھے بڑا لطف آتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ، جب انسان اپنے گھر میں داخل ہو تو اہل خانہ کو السلام علیکم کہے۔

۱- مندرجہ ذیل الفاظ اور ان کے معنی لکھیں :

باورچی خانہ	غسل خانہ	بیت الخلاء	بیٹھک
علیحدہ	چارپائی	الماری	پختہ

۲- ملا کر لکھیں :

○				گ	ھ	ر	=	....
○				چ	ھ	ت	=	....
○				ل	ط	ف	=	....
○			ک	م	ر	ے	=	....
○	ع	ل	ی	ح	د	ہ	=	....

۳- جواب لکھیں :

۱- گھر میں سونے کے کتنے کمرے ہیں؟

۲- بیٹھک کس کام آتی ہے؟

۳- برآمدے میں کب بیٹھتے ہیں؟

۴- مکان کی چھت پر جانے کا کیا ذریعہ ہے؟

۵- جب انسان گھر میں داخل ہو تو کیا کہے؟

۴- خالی جگہوں کو پُر کیجیے:

☼ کمرے کے ایک کونے میں .... ہوتی ہے

☼ میرے گھر کے باہر .... ہے

☼ میں کبھی کبھی .... بیٹھتا ہوں

☼ جب انسان اپنے گھر میں داخل ہو.................. کہے

چوتھا سبق

جھوٹ کی سزا

ایک لڑکا جنگل میں بکریاں چرایا کرتا تھا۔ ایک دن اُسے خیال آیا کہ گاؤں والوں سے مذاق کیا جائے۔ وہ ایک اونچے ٹیلے پر چڑھ گیا اور شور مچانے لگا کہ شیر آیا شیر آیا۔ گاؤں والے بندوقیں، نیزے، تیر کمان اور لاٹھیاں لے کر دوڑے۔ جب وہ لڑکے کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ لڑکا ہنس رہا ہے۔ گاؤں والوں نے پوچھا شیر کہاں ہے؟ لڑکے نے جواب دیا میں تو مذاق کر رہا تھا۔ گاؤں والے اُس پر بہت ناراض ہوئے اور چلے گئے۔

چند دنوں بعد حقیقت میں شیر آ گیا۔ لڑکا چیخنے چلّانے اور شور مچانے لگا مگر گاؤں والوں نے اُس کی طرف توجہ نہ دی اور کہا کہ یہ پہلے کی طرح آج بھی جھوٹ بول رہا ہوگا، اور کوئی بھی اُس کی مدد کے لئے نہیں پہنچا۔ شیر اُس کی بکری اُٹھا کر لے گیا اور اُسے بھی زخمی کر گیا۔ لڑکے کو جھوٹ بولنے کی وجہ سے بہت نقصان ہوا۔

اس کہانی سے یہ سبق ملتا ہے کہ مذاق سے بھی جھوٹ نہیں بولنا چاہئے ورنہ بہت بڑا نقصان اُٹھانا پڑ سکتا ہے۔

۱- مندرجہ ذیل الفاظ اور ان کے معنی لکھیں :

سزا	جنگل	چرانا	مذاق
ٹیلہ	تیر کمان	نقصان	حقیقت

۲-جواب لکھیں :

۱- لڑکا جنگل میں کیا، کیا کرتا تھا؟

۲- وہ ایک اونچے ٹیلے پر کیوں چڑھا؟

۳- لڑکا کیوں ہنس رہا تھا؟

۴- دوسری بار چیخنے پر گاؤں والے کیوں نہیں آئے؟

۵- اس کہانی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

مشق

۱- اپنی کاپی پر اس سبق کو خوشخط لکھیں

۲- اُستاذ اِملاء لکھوائے۔

۳- یہ کہانی اپنے الفاظ میں لکھیں

پانچواں سبق

کوّے کی تدبیر

ایک کوّا گرمی کے موسم میں بہت پیاسا تھا۔جنگل میں ہرطرف پانی تلاش کیا۔مگر کہیں نہ ملا۔آخر وہ ایک گاؤں کی طرف آیا۔اور ایک گھر کی مُنڈیر پر بیٹھ کر اِدھر اُدھر نظر دوڑانے لگا۔اُس نے دیکھا کہ ایک بالٹی میں تھوڑا سا پانی ہے وہ بالٹی کے پاس آیا مگر اُس کی چونچ پانی تک نہیں پہنچتی تھی اس مشکل کو حل کرنے کے لئے اُس نے اپنے دماغ پر بہت زور دیا۔اُس نے دیکھا کہ بالٹی کے قریب کچھ کنکریاں پڑی ہوئی ہیں۔اُس کے ذہن میں یہ تدبیر آئی کہ ان کنکریوں کو بالٹی میں ڈالا جائے۔چنانچہ وہ ایک ایک کنکری بالٹی میں ڈالنے لگا۔پانی کی سطح اونچی ہونے لگی۔آخر اتنی اونچی ہوگئی کہ کوّے کی چونچ پانی تک پہنچ گئی اور کوّے نے سیر ہو کر پانی پیا۔

مذکورہ کہانی ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ خدانخواستہ اگر انسان کسی مشکل میں مبتلاء ہوجائے تو اُسے ہمت نہیں ہارنی چاہئے بلکہ اس مشکل کے حل کے لئے کوئی نہ کوئی تدبیر سوچنی اور دُعا کرنی چاہئے اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی راستہ نکال دیتا ہے۔

۱۔ مندرجہ ذیل الفاظ اور ان کے معنی لکھیں :

کنکری	چونچ	بالٹی	مُنڈیر
سیر ہو گیا	تدبیر	ذہن	ایک سیر
	ہمت	سیر کو گیا	

۲۔ جوابات لکھیے :

۱۔ کوّے کو پانی کی تلاش کیوں تھی؟

۲۔ اس کی چونچ پانی تک کیوں نہیں پہنچتی تھی؟

۳۔ اس نے کیا تدبیر سوچی؟

۴۔ کیا اس کی تدبیر کامیاب ہوئی؟

۵۔ آپ کو کوئی مشکل پیش آئے تو کیا کریں گے؟

مشق

۱۔ اس کہانی کو خوشخط کر کے اپنی کاپی پر لکھیں

۲۔ اس کہانی کی اِملاء لکھوائی جائے

۳۔ استاذ طالب علم سے یہ کہانی اپنے الفاظ میں لکھوائے

چھٹا سبق

آخر وہ جیت گیا

ہندوستان کا ایک بادشاہ جنگ میں ہار گیا تھا۔ دشمن فوجیں اُسے قید کرنے کے لئے پیچھا کرنے لگیں، تو وہ ایک غار میں چھپ کر بیٹھ گیا، اور اپنی زندگی کی آخری گھڑیوں کا انتظار کرنے لگا کہ دشمن فوجیں آئیں اور اُسے تلاش کر کے قتل کر دیں گی۔ اس مایوسی کی حالت میں اُس نے دیکھا کہ غار کے ایک کونے سے چیونٹی نکلی اور غار کی دیوار پر جو کہ ایک میٹر اونچی تھی چڑھنے لگی، ایک بالشت چڑھی ہوگی کہ زمین پر گر گئی۔ پھر چڑھی، پھر گر گئی اس طرح وہ چھ بار چڑھتی اور گرتی رہی۔ آخر ساتویں بار وہ دیوار پر چڑھ گئی ہارا ہوا بادشاہ یہ منظر دیکھتا رہا اور سوچنے لگا کہ یہ ایک چیونٹی ہے اور اُس نے چھ دفعہ گر کر بھی ہمت نہیں ہاری۔ میں تو ایک انسان ہوں میں کیوں ہمت ہاروں۔ آخر اُس نے کچھ بکھری ہوئی فوج کو جمع کر کے دشمن پر حملہ کیا، لیکن پھر ہار گیا، تیسری بار اُس نے اپنی تمام بکھری ہوئی فوج جمع کر کے پوری طاقت سے حملہ کیا اور جیت گیا۔

اس کہانی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ زندگی میں ناکام ہو کر بھی مایوس نہیں ہونا چاہئے بلکہ دوبارہ پوری ہمت سے کوشش کرنی چاہئے۔ اگر نیت و

ارادہ درست ہو تو انشاء اللہ کامیابی ضرور ملے گی۔

۱- مندرجہ ذیل الفاظ اور ان کے معنی لکھیں :

مایوسی	بادشاہ	جنگ	ہار
فوج	بالشت	قید	غار
گھڑیوں			

۲- جوابات لکھیں :

۱- بادشاہ غار میں کیوں چھپا؟

۲- بادشاہ نے غار میں کیا دیکھا ؟

۳- چیونٹی کتنی بار چڑھی اور گری؟

۴- بادشاہ نے کیا نصیحت حاصل کی؟

۵- اس کہانی میں ہمارے لئے کیا سبق ہے؟

مشق

۱- اس کہانی کو خوشخط کر کے اپنی کاپی پر لکھیں

۲- اس کی اِملاء لکھوائی جائے۔

۳- ہر طالب علم اپنے الفاظ میں اس کہانی کو لکھے

ساتواں سبق

صفائی پسند طالب علم

حامد نے بتایا کہ ہمارے درجہ (جماعت) میں خالد نام کا ایک طالب علم ہے۔ وہ صفائی کا بہت خیال رکھتا ہے۔ صبح نیند سے بیدار ہوتے ہی بیت الخلاء جاتا ہے وہاں سے واپس آ کر اپنے ہاتھوں کو صابن یا پاک مٹی سے مَل کر اچھی طرح دھوتا ہے۔ پھر مسواک یا بُرش سے اپنے دانتوں کو صاف کرتا ہے اور اپنے چہرے کو اچھی طرح دھوتا ہے اور ہر روز صبح صبح نہاتا ہے نہانے کے بعد اپنے جسم کو تولیئے سے خشک کرتا ہے اپنی بُنیان اور جانگیا روزانہ تبدیل کرتا ہے اور اُتارے ہوئے کپڑوں کو خود دھوتا ہے۔ ہر کھانے سے پہلے اور بعد میں بھی اپنے ہاتھوں کو اچھی طرح دھوتا اور صاف کرتا ہے۔

کاغذ کے ٹکڑے، مونگ پھلی یا کسی پھل کے چھلکے کبھی بھی مدرسہ کے صحن یا اس کے بستان میں نہیں پھینکتا، بلکہ اُسے کوڑے کے ڈبّے میں ڈال دیتا ہے۔ بورڈنگ کے جس کمرے میں وہ رہتا ہے اُس کو ہر روز خود صاف

کرتا ہے۔ واقعی وہ ایک مثالی طالب علم ہے۔

''اللہ صفائی رکھنے والوں سے محبت کرتا ہے'' (البقرہ ۲-۱۲۳)

۱- مندرجہ ذیل الفاظ اور ان کے معنی لکھیں :

صفائی پسند	بیدار	مسواک	دانتوں
واقعی	بُنیان	جانگیا	چھلکے
	بستان	بورڈنگ	

۲- مشق

۱- اس سبق کو خوشخط لکھیں

۲- استاذ اس کی املاء لکھوائے

۳- صفائی پسند طالب علم کی صفات اپنے الفاظ میں لکھیں

آٹھواں سبق

خزانہ اور تین لالچی مسافر

پرانے زمانے کا واقعہ ہے کہ تین دوست تجارت کے لئے پیدل سفر کر رہے تھے اُن کا گزر ایک جنگل سے ہوُا۔ جب وہ صبح سے دوپہر تک چلتے چلتے تھک گئے، تو انہوں نے خیمہ لگا کر آرام کرنا چاہا۔ خیمہ لگانے کے لئے لکڑی زمین میں گاڑنے لگے تو انہیں محسوس ہوا کہ یہاں کوئی چیز دبی ہوئی ہے جب اُسے کھود کر نکالا تو وہ ایک لوہے کا صندوق تھا جس میں سونے اور چاندی کے سکّے تھے، غالبًا جو کسی بادشاہ نے گزرے ہوئے زمانے میں یہاں چھپائے تھے۔

اُن تینوں نے اپنے میں سے ایک کو قریب کے دیہات سے کھانا خرید کر لانے کے لئے بھیجا۔ اُس کے جانے کے بعد باقی دو نے مشورہ کیا کہ جب وہ کھانا لے کر آئے تو ہم اُسے قتل کر دیں گے اور خزانہ ہم دونوں بانٹ لیں گے۔ جو کھانا لینے گیا تھا، اُس نے کھانے میں زہر ملا دیا کہ وہ

دونوں کھا کر مر جائیں گے اور خزانہ میں لے لوں گا۔ جوں ہی وہ کھانا لایا تو ان دونوں نے اُسے قتل کر کے زمین میں دفن کر دیا اور پھر کھانا کھایا۔ چند لمحوں کے بعد یہ دونوں بھی مر گئے۔

ایک بزرگ وہاں سے گزرا اور اس منظر کو دیکھ کر کہا:

دنیا کے مال کی طرف دیکھو کہ دوستوں میں اختلاف پیدا کروا کر انہیں ہمیشہ کے لئے موت کی نیند سلا دیا اور خود اُسی طرح باقی رہا۔

۱۔ مندرجہ ذیل الفاظ اور ان کے معنی لکھیں :

خیمہ	تجارت	تھکنا	گاڑنا
لوہا	صندوق	سونا	چاندی
سکّے	چھپانا	خزانہ	منظر

۲-جوابات لکھیں :

۱- خیمہ کیوں لگایا؟

۲- نیچے سے کیا نکلا؟

۳- تیسرے نے کھانے میں زہر کیوں ملایا؟

۴- دونوں نے آپس میں کیا مشورہ کیا؟

۵- اس کہانی سے کیا عبرت حاصل ہوتی ہے؟

مشق

۱- اپنی کاپیوں پر اس کہانی کو خوشخط لکھیں

۲- استاذ اس کی املاء لکھوائے۔

۳- اس کہانی کو اپنے الفاظ میں لکھیں

نواں سبق

ہوشیار چرواہا

عرب میں حجّاج نامی ایک بادشاہ تھا۔ایک دن وہ اپنے وزیروں کے ساتھ دور ایک دیہات میں ہرن کے شکار کے لئے گیا۔راستے میں ایک چرواہا ملا جو بکریاں چرارہا تھا۔حجاج اور اُس کے ساتھیوں نے چرواہے سے دُودھ خریدنا چاہا۔اُس نے بکریوں سے دودھ دوھ کر انہیں دے دیا۔حجاج نے دیہاتی چرواہے سے پوچھا تو نے حجاج کے بارے میں کچھ سنا ہے۔ دیہاتی چرواہے نے جواب دیا کچھ نہ پوچھو وہ انتہائی ظالم ، خائن اور بدکردار بادشاہ ہے۔اللہ اُس سے بچائے عوام اس سے بہت پریشان ہیں۔

حجاج نے پوچھا	:	تُو جانتا ہے کہ میں کون ہوں؟
چرواہے نے جواب دیا	:	نہیں
حجاج نے کہا	:	میں ہی حجاج بادشاہ ہوں
چرواہے نے کہا	:	اے بادشاہ آپ جانتے ہیں میں کون ہوں
حجاج	:	نہیں

چرواہے نے کہا	:	میں ایک مرگی کا مریض ہوں جسے دن میں دو بار پاگل پن کا دَورہ پڑتا ہے ۔جب میں آپ سے باتیں کر رہا تھا مجھے علم نہیں کہ میں کیا کہہ رہا تھا کیونکہ اس وقت مجھے پاگل پن کا دورہ پڑا ہوا تھا اس لئے معذرت چاہتا ہوں۔

حجاج اس کے جواب پر بہت ہنسا اور اُسے انعام سے نوازا۔

۱۔ مشکل الفاظ اور ان کے معنی لکھیں :

عرب	ارب	بدکردار	وزیروں
عوام	چرواہا	مرگی	پاگل پن
	خائن	معذرت	

۲- جوابات لکھیں :

۱- حجاج کہاں کا بادشاہ تھا؟

۲- وہ دیہات کی طرف کیوں آیا؟

۳- حجاج نے چرواہے سے کیا سوال کیا تھا؟

۴- دیہاتی چرواہے نے کیا جواب دیا؟

۵- حجاج نے انعام کیوں دیا؟

مشق

۱- اس سبق کو خوشخط لکھئے۔

۲- استاذ اس کی املاء لکھوائے۔

۳- طلباء اس کہانی کو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

دسواں سبق

حاضر جوابی

حضرت جعفر صادق ؒ ایک بہت بڑے بزرگ تھے۔ایک دن اُن کا غلام انہیں وضو کروا رہا تھا۔غلام کے ہاتھ میں شیشے کی ایک صراحی تھی جو بہت نفیس اور قیمتی تھی وہ غلام کے ہاتھ سے پھسل کر زمین پر گری اور ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی۔کانچ کا ایک ٹکڑا حضرت جعفر صادق ؒ کے چہرے پر لگا اور خون بہنے لگا۔حضرت جعفر نے غلام کی طرف غصے بھری نظروں سے دیکھا۔غلام نے موقعہ کی نزاکت کو محسوس کیا اور فوراً قرآن مجید کی ایک آیت پڑھی جس کا ترجمہ یہ ہے:

''وہ لوگ جو غصہ دبانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں''

حضرت جعفر نے یہ آیت سنتے ہی غلام کو کہا: میں نے تجھے معاف کیا غلام نے آیت کا اگلا حصہ پڑھ دیا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ:

''اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے'' (ال عمران ۳-۱۳۵)

یہ سن کر حضرت جعفر نے فرمایا: جا تُو آج سے آزاد ہے۔میں تجھے محض اللہ کی خاطر آزاد کر رہا ہوں۔

۱- مشکل الفاظ اور ان کے معنی لکھیں :

غلام	صراحی	جگ	کانچ
چہرہ	درگزر	احسان	محض
اللہ کی خاطر			

۲- جوابات لکھیں :

۱- حضرت جعفر صادقؒ کون تھے؟

۲- صراحی غلام کے ہاتھ سے کیسے گری؟

۳- موقعہ کی نزاکت کیا ہوتی ہے؟

۴- غلام نے کون سی آیت پڑھی؟

۵- حضرت جعفر کا ردّعمل کیا تھا؟

مشق

۱- اپنی کاپی پر اس سبق کو خوش خط لکھیں۔

۲- استاذ املاء لکھوائے۔

۳- یہ کہانی اپنے الفاظ میں لکھیں۔

گیارہواں سبق

دوسروں کو اللہ کا رزق پہنچانے والے بنو

تقریباً ایک ہزار سال پہلے کا واقعہ ہے کہ دہلی میں قطب دین نامی ایک تاجر رہتا تھا۔ اُس کا ایک بیٹا امیر بخش تھا، جو کہ نیک اور صالح انسان تھا دن کو روزہ رکھتا اور رات بھر عبادت کرتا اور کوئی کام نہ کرتا تھا۔ والد بہت کوششیں کرتا تھا کہ بیٹا اُس کے ساتھ تجارت میں ہاتھ بٹائے، مگر بیٹے کا دل تجارت میں نہ لگتا تھا۔ ایک دن والد نے بیٹے سے کہا کہ ایک تجارتی قافلہ مالابار (کیرالہ) جا رہا ہے تم بھی تجارت کا سامان لے کر جاؤ۔ چنانچہ وہ والد کی اطاعت کرتے ہوئے چلا تو گیا، لیکن چند دنوں کے بعد قافلہ سے الگ ہوکر واپس آ گیا اور والد سے کہا کہ: مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ اللہ 'رزّاق' ہے۔ ہوا یُوں کہ میں جنگل میں اپنے خیمہ میں تھا باقی لوگ سو رہے تھے، مگر میں جاگ رہا تھا اور میں نے دیکھا کہ ایک شیر نے ہرن کا شکار کیا اور اُس کا گوشت کھایا۔ جو نہ کھایا گیا چھوڑ کر چلا گیا۔ پھر پاس کی

ایک غار سے لومڑی نکلی، جس کی دونوں ٹانگیں کٹی ہوئی تھیں۔ وہ گھسٹتے گھسٹتے گوشت تک پہنچی اور سیر ہو کر کھایا۔ پس جب اللہ تعالیٰ بیمار لومڑی کے کھانے کا انتظام اُس کے بھٹ کے پاس کرواسکتا ہے تو میرا کیوں نہیں کروائے گا۔

باپ جو بہت عقلمند تھا، اُس نے جواب دیا: اے میرے بیٹے میں چاہتا ہوں کہ تم شیر کی طرح بہادُر بن کر شکار کرو۔ معذوروں اور مجبوروں کو اللہ کا رزق کھلانے کا ذریعہ بنو نہ کہ دوسروں کا بچاہوُا جوٹھا کھانا کھاؤ۔

بیٹا اس نصیحت کو سمجھ گیا۔ عبادت کے ساتھ ساتھ وہ ایک ایمان دار اور کامیاب تاجر بھی بن گیا اور بہت سے غریب فقیر یتیم اُس کے دستر خوان پر کھانا کھانے لگے۔

۱۔ مندرجہ ذیل الفاظ اوران کے معنی لکھیں۔

تاجر	نیک	صالح	کوشش
ہاتھ بٹائے	اطاعت	رزّاق	گھسٹتے
بھٹ	معذور	مجبور	جوٹھا

۲-جوابات لکھیں :

۱- بیٹے کا دل تجارت میں کیوں نہیں لگتا تھا؟

۲- بیٹے نے جنگل میں کیا دیکھا؟

۳- لومڑی کیسے گوشت تک پہنچی؟

۴- باپ نے بیٹے کو کیا نصیحت کی؟

۵- بیٹے پر نصیحت کا کیا اثر ہوا؟

مشق

۱- اس کہانی کو خوشخط اپنی کاپی پر لکھیں۔

۲- استاذ املاء لکھوائے۔

۳- طلباء اس کہانی کو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

بارھواں سبق

طوطے کی رہائی

مولانا جلال الدین رومیؒ (۱۲۰۷ء-۱۲۷۳ء) جو ایک صوفی شاعر تھے، انہوں نے اپنی مثنوی میں ایک کہانی لکھی ہے کہ ایک آدمی نے اپنے گھر کے پنجرے میں ایک طوطا پالا ہوا تھا۔ وہ آدمی سفر پر جانے لگا، اُس نے طوطے سے پوچھا، تمہیں بھی کچھ کہنا ہے؟ طوطے نے جواب دیا کہ جب تم فلاں وادی سے گزرو گے تو وہاں ایک بڑا درخت ہوگا اس پر بہت سے طوطے ہوں گے ان کو کہنا کہ تم تو یہاں آزادانہ زندگی بسر کر رہے ہو اور وہاں تمہارا ایک ساتھی قید میں ہے۔ طوطوں نے جب یہ پیغام سنا اُن میں سے ایک پھڑ پھڑا کر زمین پر گر کر مر گیا۔ یہ آدمی بڑا حیران ہوا اور کچھ نہ سمجھ سکا۔ واپس آیا تو گھر والے طوطے کو یہ واقعہ سنایا، سنتے ہی یہ طوطا بھی پھڑ پھڑا کر مر گیا۔ آدمی بڑا حیران ہوا اور اُسے پنجرے سے باہر نکال کر پھینک دیا۔ طوطا اُڑ کر درخت پر جا بیٹھا اور آدمی کو کہنے لگا اصل میں اُس طوطے نے مجھے رہائی کی تدبیر سمجھائی تھی۔ نہ وہ طوطا مرا تھا نہ میں مرا ہوں۔ لیکن اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ایک مرتبہ مرنا پڑتا ہے۔

۱- مندرجہ ذیل الفاظ اور ان کے معنی لکھیں:

رہائی	صوفی	شاعر	پنجرہ
	آزادی	پھڑ پھڑا	

۲-سوالات کے جوابات لکھیں :

۱- مولانا جلال الدین رومی کون تھے؟

۲- مثنوی کس کی کتاب ہے؟

۳- کیا طوطا اتنی باتیں کر لیتا ہے جن کا اس کہانی میں ذکر ہے؟

۴- اس کہانی سے کیا سبق ملتا ہے؟

مشق

۱- اس کہانی کو خوش خط لکھیں۔

۲- استاذ اس کی املاء لکھوائے۔

۳- طلباء اس کہانی کو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

تیرھواں سبق

بہرہ اور مریض

مثنوی میں ایک بہرے کی حکایت لکھی ہے کہ وہ کسی بیمار کی عیادت کیلئے گیا اور خود ہی سوچ کر یہ تجویز کرلیا کہ پہلے بیمار دوست کی طبیعت اور مزاج پوچھوں گا، وہ کہے گا اچھا ہوں، میں کہوں گا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔ پھر میں پوچھوں گا آپ کیا کھاتے ہیں، وہ کیونکہ بیمار ہے اس لئے یہی کہے گا کہ مونگ کی دال کھاتا ہوں، میں کہوں گا بہت اچھا ہے۔ اور پھر پوچھوں گا طبیب کون ہے؟ وہ کہے گا، فلاں ہے۔ میں کہوں گا، بہت ماہر طبیب ہے اُس کے علاج سے جلد صحت یاب ہوجاؤ گے۔ لیکن بہرہ جب مریض کے پاس پہنچا تو:

بہرہ	:	(مریض سے) آپ کا مزاج کیسا ہے؟
مریض	:	مر رہا ہوں
بہرہ	:	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
بہرہ	:	(مریض سے) آپ کی غذا کیا ہے؟
بہرہ	:	خونِ جگر۔
مریض	:	بہت عمدہ اور اچھی غذا ہے۔
بہرہ	:	(مریض سے) طبیب کون ہے؟

مریض	:	ملک الموت۔
بہرہ	:	بہت ماہر طبیب ہے۔جلد شفا ہو جائے گی۔

۱- مندرجہ ذیل الفاظ اور ان کے معنی لکھیں:

بہرہ	مریض	عیادت	تجویز
مزاج	الحمدللہ	ماہر	مونگ
صحت یاب	خونِ جگر	ملک الموت	مثنوی

۲- جوابات لکھیں :

۱- بہرہ، گونگا، اندھا کس کو کہتے ہیں؟

۲- بہرہ اپنے دوست کی عیادت کو کیوں گیا؟

۳- مریض ہر سوال کا اُلٹ جواب کیوں دے رہا تھا؟

۴- اس کہانی سے کیا سبق ملتا ہے۔

مشق :

۱- اس کہانی کو خوش خط اپنی کاپی پر لکھیں۔

۲- استاذ اس کی املاء لکھوائے۔

۳- طلباء اس کہانی کو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

چودھواں سبق

پرندوں کی مہمان نوازی

شدید سردی کا موسم تھا ایک مسافر پیدل سفر کرتے کرتے شام کے وقت ایک درخت کے نیچے بیٹھ گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اندھیرا ہو گیا اُس درخت کے اوپر دو پرندے نر و مادہ اپنے آشیانہ میں رہتے تھے۔ دونوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ یہ مسافر ہمارا مہمان ہے۔ ہمیں اس کی خدمت کرنی چاہیئے۔انہوں نے کہا کہ سردی بہت ہے ہم اپنا گھونسلہ توڑ کر تنکا تنکا کر کے نیچے پھینک دیتے ہیں۔ مسافر انہیں جمع کر کے آگ جلالے گا اور اس کی سردی دور ہو جائے گی۔ جب آگ بھڑک اُٹھی تو ان دونوں پرندوں نے اپنے آپ کو آگ میں گرا دیا تا کہ جب اُن کا گوشت بھن جائے ، یہ مسافر کھالے، اور اپنی بھوک مٹالے ۔اس طرح ان دو پرندوں نے مہمان نوازی کی اعلیٰ مثال قائم کرتے ہوئے مہمان کی خدمت کا حق ادا کر دیا۔

۱- مندرجہ ذیل الفاظ اور ان کے معنی لکھیں۔

مہمان نوازی	پرندہ	اندھیرا	مسافر
مشورہ	آشیانہ	گھونسلہ	خدمت
	نرومادہ	اعلیٰ مثال	

۲- جوابات لکھیں :

۱- مسافر درخت کے نیچے کیوں بیٹھ گیا؟

۲- دونوں پرندوں نے آپس میں کیا مشورہ کیا؟

۳- گھونسلہ توڑ کر کیوں پھینکا؟

۴- پرندوں نے اپنے آپ کو آگ میں کیوں گرایا؟

۵- اس کہانی سے کیا سبق ملتا ہے؟

مشق :

۱- اس کہانی کو خوشخط لکھیں ۔

۲- استاد اس کی املاء لکھوائے۔

۳- طلباء اسے اپنے الفاظ میں لکھیں۔

پندرھواں سبق

وفادار کتّا

کسی زمانے میں ایک یہودی نے اسلام قبول کرلیا۔شاید اللہ تعالیٰ اس کا امتحان لینا چاہتا تھا اُس پر مصیبت کے پہاڑ ٹوٹ پڑے اور فاقے پر فاقہ آنے لگا۔آخر نوبت یہاں تک پہنچی کہ ایک نصرانی کے مکان پر بھیک مانگنے کے لئے گیا۔نصرانی نے اُسے چار روٹیاں دیں۔ جب وہ روٹیاں لے کر جارہا تھا تو ایک کتا بھی اس کے پیچھے ہولیا۔اس شخص نے ایک روٹی کتے کی طرف پھینک دی۔کتا یہ روٹی کھا کر پھر اس کے پیچھے چل پڑا اُس نے دوسری روٹی بھی پھینک دی۔ پھر تیسری اور چوتھی روٹی بھی اس کی طرف پھینک دی۔آخر اُس آدمی کو کتے پر بہت غصہ آیا اور کہنے لگا تو بڑا بدذات ہے۔اللہ تعالیٰ نے اُس وقت کتّے کو بولنے کے لئے زبان دے دی اور کتّے نے جواب دیا کہ میں بدذات نہیں ہوں۔ میں خواہ کتنے فاقے اٹھاؤں مگر اپنے مالک کے سوائے کسی دوسرے گھر پر نہیں جاتا۔بدذات تو، تُو ہے جو دو تین فاقے اٹھا کر ہی اللہ کا در چھوڑ کر نصرانی کے گھر مانگنے کے لئے آگیا۔تب وہ نومسلم یہ جواب سن کر بہت شرمندہ ہوا۔

۱- مندرجہ ذیل الفاظ اور ان کے معنی لکھیں۔

وفادار	یہودی	شاید	مصیبت کے پہاڑ ٹوٹنا
فاقہ	نوبت	بھیک	بدذات
نومسلم	شرمندہ	نصرانی	در

۲- جوابات لکھیں :

۱- نومسلم بھیک مانگنے پر مجبور کیوں ہوا؟

۲- کتّا اس کے پیچھے پیچھے کیوں چلتا تھا؟

۳- کتّے نے کیا جواب دیا؟

۴- اس کہانی میں کیا سبق ہے؟

مشق :

۱- اس کہانی کو اپنی کاپی پر خوشخط لکھیں ۔

۲- استاد اس کی املاء لکھوائے۔

۳- طلباء اس کہانی کو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

سولہواں سبق

میرے سر میں دماغ نہیں

پرانے زمانے میں معمولی سے اختلاف کی وجہ سے ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ پر حملہ کر دیتا تھا۔ اور اُس زمانے میں لڑائیاں اور جنگیں تیروں اور تلواروں سے ہوتی تھیں۔ ایک دفعہ ایک جُلاہا اپنے قبیلے والوں سے کہنے لگا کہ مجھے بھی جنگ کے لئے لے چلو۔ انہوں نے سمجھایا کہ آپ کو جنگ لڑنے کی مہارت نہیں ہے۔ اس لئے آپ نہ جائیں۔ لیکن جُلاہا نہ مانا۔ آخر اس کے اصرار پر قبیلے والے اُسے جنگ میں لے گئے۔ جونہی جنگ شروع ہوئی تو دشمن کی طرف سے ایک تیر آیا جو اُس کے سر میں چبھ گیا۔ وہ جلدی سے طبیب کے پاس گیا، طبیب نے اُسے کہا اگر میں نے یہ تیر کھینچ کر باہر نکالا تو مجھے ڈر ہے کہ دماغ کا کچھ حصہ باہر نکل آئے گا جو خطرناک ہوسکتا ہے۔ جُلاہے نے کہا، اے طبیب آپ بغیر کسی خوف کے تیر نکالیں۔ دماغ نہیں نکلے گا کیونکہ اگر میرے سر میں دماغ ہوتا تو میں یہاں کیوں آتا؟

۱- مندرجہ ذیل الفاظ اور ان کے معنی لکھیں۔

اختلاف	قبیلہ	جُلا ہا
لڑائی	جنگ	معمولی
تیر	تلوار	طبیب

۲-جوابات لکھیں :

۱- قبیلوں میں آپسی لڑائیاں کیوں ہوتی تھیں؟

۲- پرانے اور موجودہ زمانے میں لڑائیاں کن ہتھیاروں سے لڑی جاتی ہیں؟

۳- جلاہا، بڑھئی، لوہار، سنار، حجام کسے کہتے ہیں؟

۴- اس کہانی سے کیا سبق ملتا ہے؟

مشق :

۱- اس کہانی کو خوشخط لکھیں ۔

۲- استاد اس کی املاء لکھوائے۔

۳- طلباء اس کہانی کو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

سترہواں سبق

کچھوے اور خرگوش کا مقابلہ

ایک کچھوے اور خرگوش میں یہ شرط طے پائی کہ یہاں سے تین میل دور ایک درخت ہے ہم دونوں اُس کی طرف دوڑ لگاتے ہیں، جو پہلے پہنچے گا وہ جیتے گا، دوسرا ہار جائے گا، اور اسے جیتنے والے کو انعام دینا ہوگا۔ کچھوا شرط طے پاتے ہی اُس درخت کی طرف رینگتے ہوئے چل پڑا۔ خرگوش نے سوچا کہ میں بہت تیز دوڑ سکتا ہوں، ابھی تھوڑی دیر سو لیتا ہوں اور پھر اُٹھ کر دوڑ لگاؤں گا اور کچھوے سے پہلے درخت تک پہنچ جاؤں گا۔ وہ ایسا سویا کہ صبح کے وقت آنکھ کھلی۔ دوڑ کر درخت کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ کچھوا وہاں اپنی جیت کا اعلان اور خرگوش سے انعام کا مطالبہ کر رہا تھا۔

اس کہانی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ جو اپنی منزلِ مقصود کی طرف چل پڑتا ہے خواہ وہ آہستہ آہستہ ہی چلے، مگر مسلسل چلتا جائے تو وہ اپنی منزل پر پہنچ جاتا ہے۔

۱- مندرجہ ذیل الفاظ اور ان کے معنی لکھیں:

کچھوا	خرگوش	شرط	رینگنا
جیت	انعام	منزل	مقصود
	بسا اوقات	مسلسل	

۲- جوابات لکھیں :

۱- کچھوے اور خرگوش میں کیا شرط لگی تھی؟

۲- خرگوش نے کیا سوچا تھا؟

۳- کچھوا کیوں جیت گیا؟

۴- خرگوش کیوں ہار گیا؟

۵- اس کہانی سے ہمیں کیا نصیحت ملتی ہے؟

مشق :

۱- اس کہانی کو اپنی کاپی پر خوشخط لکھیں ۔

۲- استاذ اس کی املاء لکھوائے۔

۳- اس کہانی کو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

اٹھارھواں سبق

عقل مند بوڑھا

ایران کا ایک بادشاہ نوشیرواں تھا۔ ایک دن وہ اپنے وزیر اور دوستوں کے ساتھ سیر کے لئے ایک دیہات کی طرف گیا اُس نے وزیر کو یہ حکم دیا ہوٗا تھا کہ جب میں کسی انسان کی بات پر خوش ہوکر ''زِہ'' کہوں تو اُسے اشرفیوں کی تھیلی انعام دے دی جائے۔ بادشاہ نے دیکھا کہ ایک دیہاتی بوڑھا کھجور کا درخت لگا رہا ہے۔اس کے بعد بادشاہ اور دیہاتی میں کیا بات چیت ہوئی وہ درجِ ذیل ہے:

بادشاہ	:	اے بوڑھے بزرگ کھجور کا درخت تو دس سال کے بعد پھل دیتا ہے اور تمہاری تو قبر میں ٹانگیں لٹک رہی ہیں تم اس کے پھل دینے تک زندہ نہیں رہو گے،تو پھر یہ درخت کیوں لگا رہے ہو؟
دیہاتی بوڑھا	:	بادشاہ ہمارے باپ دادا نے درخت لگائے ،جن کے پھل ہم کھا رہے ہیں۔ہم لگائیں گے تو ہمارے بیٹے اور پوتے کھائیں گے۔ بادشاہ نے کہا ''زِہ'' اُسے فوراً اشرفیوں کی ایک تھیلی دے دی گئی۔

دیہاتی بوڑھا	:	بادشاہ آپ نے تو کہا تھا کہ درخت دس سال کے بعد پھل دے گا میرے درخت نے تو ابھی پھل دے دیا۔ بادشاہ نے جواب پر خوش ہوکر کہا ''زِہ'' اور اسے دوسری تھیلی بھی دے دی گئی۔
دیہاتی بوڑھا	:	بادشاہ، عام طور پر درخت سال میں ایک بار پھل دیتا ہے مگر میرے درخت نے تو اسی وقت دو بار پھل دے دیا۔ بادشاہ نے خوش ہوکر ''زہ'' کہا اور اسے تیسری تھیلی بھی دے دی گئی۔ ساتھ ہی بادشاہ نے کہا، یہاں سے جلدی چلیں، ورنہ یہ دیہاتی ہمارا خزانہ خالی کر دے گا۔
سبق	:	اس کہانی سے سبق حاصل کرتے ہوئے، آپ میں سے ہر ایک کو اپنی زندگی میں علمی، دینی، تبلیغی میدان میں کوئی ایسا درخت لگانا چاہئے جس کا پھل آنے والی نسلیں کھائیں۔

۱- سوالات کے جوابات لکھیں :

۱- بادشاہ جب زہ کہتا تو وزیر کیا کرتا؟

۲- بوڑھا کیا کر رہا تھا؟

۳- بوڑھے کا دوسرا جواب کیا تھا؟

۴- بادشاہ نے جلدی چلنے کا حکم کیوں دیا؟

۵- اس کہانی سے آپ نے کیا سبق سیکھا؟

مشق :

۱- اس کہانی کو خوشخط لکھیں۔

۲- استاذ اس کی املاء لکھوائے۔

۳- ہر طالب علم اس کہانی کو اپنے الفاظ میں لکھے۔

انیسواں سبق

چور کی بیوقوفی

ایک آدمی نے چوری کی۔ چرائی گئی چیز کی قیمت اتنی زیادہ نہیں تھی کہ اُسے ہاتھ کاٹنے کی سزا دی جاتی ، اس لئے قاضی نے اس کے لئے تین سزائیں تجویز کیں، اور اُسے اختیار دیا کہ ان میں سے ایک پسند کر لے۔

- ❖ ایک سو کوڑے مارے جائیں گے
- ❖ یا ایک سو پیاز کھانے ہوں گے
- ❖ یا دس روپے جرمانہ دینا ہوگا

چور نے سوچا کہ ایک سو پیاز کھانا سب سے آسان ہے۔ اُس نے کہا میں ایک سو پیاز کھاؤں گا۔ جب وہ ساٹھ ستر پیاز کھا چکا تو اُس کی آنکھوں سے آنسو اور ناک سے پانی نکلنے لگا اور چیختے ہوئے کہنے لگا کہ مجھے یہ سزا قبول نہیں ہے مجھے کوڑے مارے جائیں۔ جب اُسے پچاس کوڑے مارے گئے تو پھر چیخنے لگا کہ بس کرو، بس کرو۔ مجھ میں کوڑوں کی مار برداشت کرنے کی طاقت نہیں، میں دس روپئے جرمانہ ادا کروں گا۔

اس کہانی سے ہمیں یہ عبرت ملتی ہے کہ کبھی چوری یا کوئی بُرا کام نہیں کرنا

چاہیئے اس کا نتیجہ بہت بُرا ہوتا ہے اور جب انسان کوئی برا کام کرتا ہے تو اس کے سوچنے کی صلاحیت بھی مسخ ہو جاتی ہے اور وہ احمقانہ باتیں کرنے لگتا ہے۔

۱- مندرجہ ذیل الفاظ اور ان کے معنی لکھیں:

تجویز	اختیار	کوڑے	عبرت
صلاحیت	مسخ	احمقانہ	جرمانہ

۲- جوابات لکھیں :

۱- اسلامی قانون کے ماتحت چور کے ہاتھ کیوں نہ کاٹے گئے؟
۲- تین سزائیں کیا تھیں؟
۳- چور نے پہلی سزا کون سی قبول کی تھی؟
۴- اس کہانی سے کیا عبرت حاصل ہوتی ہے؟

مشق :

۱- اس کہانی کو خوشخط لکھیں۔
۲- استاذ املاء لکھوائے۔
۳- ہر طالب علم اسے اپنے الفاظ میں لکھے۔

بیسواں سبق

سرداراوراس کا خادم

کسی قوم کا ایک بہت دولتمند سردار تھا۔ اُس کی بہت وسیع جاگیر اور زمین تھی ۔ایک دفعہ اُس کے کھیت سے خربوزوں کا ٹوکرا آیا۔ سردار نے سوچا کہ میرا یہ خادم میری بہت خدمت کرتا ہے، آج مجھے اُس کی خدمت کرنی چاہیئے ۔ چنانچہ سردار نے ٹوکرے سے ایک خربوزہ لیا اور اُس کی پھانکیں کاٹ کر اپنے خادم کو دیتا گیا وہ کھاتا گیا۔ پھر دوسرا خربوزہ لیا اور اُس کی پھانکیں اُسے دیتا گیا وہ کھاتا گیا، سردار نے پوچھا خربوزوں کا مزا کیسا ہے، خادم نے جواب دیا بہت میٹھا اور لذیذ ہے۔ سردار نے تیسرا خربوزہ کاٹا اوراس کی پھانک خادم کو دی اور پوچھا کیسا ہے؟ خادم نے کہا یہ بھی میٹھا اورمزیدار ہے۔ وہ خادم کو ایک کے بعد ایک پھانک دیتا گیا اور خادم کھاتا چلا گیا۔ آخری پھانک سردار نے اپنے منہ میں ڈال لی، تو اُسے علم ہوا کہ یہ خربوزہ تو انتہائی کڑوا اور بدمزا ہے۔ سردار نے خادم سے پوچھا تُو نے اتنا کڑوہ خربوزہ کیسے کھایا؟ خادم نے جواب دیا: جس سردار کے ہاتھ سے میں نے میٹھے خربوزے کھائے، اگر ایک کڑوا بھی آ گیا، تو اس میں شکایت اور منہ بنانے کی ضرورت نہ تھی۔ اُسے بھی میں نے میٹھا سمجھ کر کھالیا۔

اس کہانی سے یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اتنی مفید اور لذیذ نعمتوں سے نوازتا ہے اگر کبھی اس کی طرف سے امتحان وابتلاء بھی آجائے تو اسے بھی بغیر کسی شکایت کے صبر سے برداشت کرنا چاہیئے۔

۱- مندرجہ ذیل الفاظ اور ان کے معنی لکھیں:

دولتمند	وسیع	جاگیر	خربوزہ	ٹوکرہ	سردار	پھانک

۲-جوابات لکھیں :

۱- خربوزہ کس موسم کا پھل ہے؟

۲- سردار اپنے نوکر کو خربوزہ کیوں کھلا رہا تھا؟

۳- نوکر نے کڑوا خربوزہ بھی کیوں کھالیا؟

۴- اس کہانی سے کیا سبق ملتا ہے؟

مشق :

۱- اس کہانی کو خوشخط کر کے لکھیں ۔

۲- استاذ اس کی املاء لکھوائے۔

۳- ہر طالب علم اپنے الفاظ میں اس قصے کو لکھے۔

اکیسواں سبق

اُردو کی گنتی

ہندسوں اور الفاظ میں

اردو گنتی کو اچھی طرح یاد کیجئے، اور ہر ہندسہ کو اچھی طرح شناخت کرلیں اور اسے بار بار لکھیں۔ استاد اِملاء لکھوائے۔

۱	ایک		۱۱	گیارہ		۲۱	اکّیس
۲	دو		۱۲	بارہ		۲۲	بائیس
۳	تین		۱۳	تیرہ		۲۳	تیئیس
۴	چار		۱۴	چودہ		۲۴	چوبیس
۵	پانچ		۱۵	پندرہ		۲۵	پچیس
۶	چھ		۱۶	سولہ		۲۶	چھبیس
۷	سات		۱۷	سترہ		۲۷	ستائیس
۸	آٹھ		۱۸	اٹھارہ		۲۸	اٹھائیس
۹	نو		۱۹	انیس		۲۹	انتیس
۱۰	دس		۲۰	بیس		۳۰	تیس

۳۱	اکتیس	۴۱	اکتالیس	۵۱	اکاون
۳۲	بتّیس	۴۲	بیالیس	۵۲	باون
۳۳	تینتیس	۴۳	تینتالیس ترتالیس	۵۳	ترپن
۳۴	چونتیس	۴۴	چوالیس	۵۴	چون
۳۵	پینتیس	۴۵	پینتالیس	۵۵	پچپن
۳۶	چھتّیس	۴۶	چھیالیس	۵۶	چھپن
۳۷	سینتیس	۴۷	سینتالیس سنتالیس	۵۷	ستّاون
۳۸	اڑتیس	۴۸	اڑتالیس	۵۸	اٹھاون
۳۹	انتالیس	۴۹	انچاس	۵۹	اُنسٹھ
۴۰	چالیس	۵۰	پچاس	۶۰	ساٹھ

۶۱	اکسٹھ	۷۶	چھہتر	۹۱	اکانوے
۶۲	باسٹھ	۷۷	ستتّر	۹۲	بانوے
۶۳	ترسٹھ	۷۸	اٹھتر	۹۳	ترانوے
۶۴	چونسٹھ	۷۹	اناسی	۹۴	چورانوے
۶۵	پینسٹھ	۸۰	اسی	۹۵	پچانوے
۶۶	چھیاسٹھ	۸۱	اکاسی	۹۶	چھیانوے
۶۷	سَڑسَٹھ	۸۲	بیاسی	۹۷	ستانوے
۶۸	اڑسٹھ	۸۳	تراسی	۹۸	اٹھانوے
۶۹	انہتر	۸۴	چوراسی	۹۹	ننانوے
۷۰	ستر	۸۵	پچاسی	۱۰۰	سو
۷۱	اکہتر	۸۶	چھیاسی		
۷۲	بہتر	۸۷	ستاسی		
۷۳	تہتر	۸۸	اٹھاسی		
۷۴	چوہتر	۸۹	نواسی		
۷۵	پچھتر	۹۰	نوّے		

۱۰۰	سو	ایک کے بعد دو صفر ہوں تو ایک سو بنتا ہے
۱۰۰۰	ہزار	ایک کے بعد تین صفر ہوں تو ایک ہزار بنتا ہے
۱۰۰۰۰۰	لاکھ	ایک کے بعد پانچ صفر ہوں تو ایک لاکھ بنتا ہے
۱۰۰۰۰۰۰۰	کروڑ	ایک کے بعد سات صفر ہوں تو ایک کروڑ بنتا ہے
۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰	ارب	ایک کے بعد نو صفر ہوں تو ایک ارب بنتا ہے

- ۱-۲-۳-۴ وغیرہ لکھی جانے والی گنتی کو ہندسے کہا جاتا ہے۔
- ایک ہندسے والے عدد یعنی ایک سے نو تک کو اکائی کہا جاتا ہے ۱،۲،۹
- دو ہندسے والے عدد کو دہائی کہا جاتا ہے جیسے ۱۰ تا ۹۹
- تین ہندسے والے عدد کو سیکڑا (یا سینکڑا) کہا جاتا ہے جیسے ۱۰۰ تا ۹۹۹
- اس کے بعد ہزار، لاکھ، کروڑ اور ارب آتا ہے

بائیسواں سبق

مہینوں کے نام

مہینوں کے اسماء زبانی یاد کریں اور اپنی کاپیوں پر لکھیں۔ ہر روز اپنی کاپیوں پر تینوں تاریخیں اور ہفتے کا دن لکھا کریں۔

ہجری قمری مہینے

محرم	صفر	ربیع الاول	ربیع الثانی	جمادی الاول	جمادی الثانی
رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذی القعدہ	ذی الحجہ

ہجری شمسی مہینے

صلح	تبلیغ	امان	شہادت	ہجرت	احسان
وفا	ظہور	تبوک	اِخاء	نبوت	فتح

عیسوی مہینے

جنوری	فروری	مارچ	اپریل	مئی	جون
جولائی	اگست	ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر

عزیز طلباء!! سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مورخہ ۱۱ستمبر ۶۲۲ء کو مکہ کی غار ثور سے یثرب (مدینہ منورہ) کی طرف ہجرت کا سفر شروع کیا اور ۲۰ستمبر ۶۲۲ء کو مدینہ کے قریب بمقام قباء پہنچ گئے تھے۔

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہجری قمری سنہ جاری ہوا۔ مثال کے طور پر آج ار شعبان ۱۴۲۹ ہجری قمری ہے یعنی قمر (چاند) کے حساب سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت پر ۱۴۲۸ سال مکمل ہو گئے ہیں۔ اور اب ہم چودہ سو انتیسویں سال سے گزر رہے ہیں جس کا آٹھواں مہینہ شعبان کی یکم تاریخ ہے۔

۱۹۴۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہجری شمسی سنہ کا اجراء ہوا۔ مثال کے طور پر آج ہجری شمسی تاریخ ۳ ظہور ۱۳۸۷ ھش ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت پر شمسی تاریخ کے حساب سے ۱۳۸۶ سال مکمل ہو چکے ہیں۔ اور تیرہ سو ستائیسویں سال سے ہم گزر رہے ہیں جس کا یہ آٹھواں مہینہ اور تین تاریخ ہے۔

شمسی مہینوں کے نام اور اُن میں سے ہر ایک کے کتنے دن ہوتے

ہیں ذیل میں دیکھیں:

صلح-۳۱	تبلیغ-۲۸	امان-۳۱	شہادت-۳۰	ہجرت-۳۱	احسان-۳۰
وفا-۳۱	ظہور-۳۱	تبوک-۳۰	اِخاء-۳۱	نبوت-۳۰	فتح-۳۱

اگر تبلیغ (فروری) کا مہینہ ۲۸ دن کا ہو تو شمسی سال میں ۳۶۵ دن ہوتے ہیں۔ اگر ۲۹ کا ہو تو ۳۶۶ دن ہوتے ہیں۔ لیکن قمری مہینے ۲۹ یا ۳۰ دن کے ہوتے ہیں اس لئے اس کا سال کم و بیش ۳۵۴ دن کا ہوتا ہے۔

عیسوی سنہ: مثال کے طور پر آج ۳/اگست ۲۰۰۸ء کی تاریخ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش پر ۲۰۰۷ سال مکمل ہو چکے ہیں۔ اور دو ہزار آٹھواں سال جاری ہے جس کا یہ آٹھواں مہینہ اور تین تاریخ ہے۔

یاد رکھیں:

❄ ہجری قمری سنہ کے ساتھ 'ھ' لگایا جاتا ہے جیسے ۱۴۲۹ھ

❄ ہجری شمسی سنہ کے ساتھ 'ھش' لگایا جاتا ہے جیسے ۱۳۸۷ھش

❄ عیسوی سنہ کے ساتھ 'ء' لگایا جاتا ہے جیسے ۲۰۰۸ء

❄ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے کے کسی واقعہ کا ذکر کرنا ہو تو ق.م (قبل مسیح لکھا جاتا ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام ۱۳۰۰ ق.م میں پیدا ہوئے۔

ہفتہ کے دن

جمعہ	ہفتہ	اتوار	سوموار (پیر)
منگل	بدھ	جمعرات	

موسموں کے نام

شمالی ہندوستان میں پانچ موسم تقریباً درج ذیل مہینوں میں آتے ہیں۔ یہ بھی ملحوظ رہے کہ ہر علاقے اور ملک میں موسم بدلنے کی تاریخیں اور مہینے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔

موسم سرما	⇦	دسمبر-جنوری
موسم بہار	⇦	فروری-مارچ
موسم گرما	⇦	اپریل-مئی-جون
موسم برسات	⇦	جولائی-اگست-ستمبر
موسم خزاں	⇦	اکتوبر-نومبر

تیئیسواں سبق

جامعہ احمدیہ قادیان

عزیز طلباء! آپ جس دینی درسگاہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں اُس کا نام ''جامعہ احمدیہ'' ہے۔ یہ جامعہ اس لحاظ سے یکتا و منفرد ہے کہ اس کی بنیاد ایک اُمّتی نبی نے رکھی تھی۔ اور اس کے قیام کی وجہ یہ ہوئی کہ ۱۹۰۵ء میں دو صحابی حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ (اللہ اُن سے راضی ہوگیا) اور حضرت مولانا برہان الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تو آپؑ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ جماعت احمدیہ کے جیّد علماء بشری تقاضے کے مطابق وفات پاتے جارہے ہیں اور اُن کی جگہ لینے والے نئے علماء تیار کرنے کے لئے کسی درسگاہ کا ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے حکم کی تعمیل میں تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے ساتھ ہی ''شاخ دینیات'' کے نام سے ذی القعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق جنوری ۱۹۰۶ء میں اس درسگاہ کی بنیاد رکھی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مورخہ یکم مارچ ۱۹۰۹ء کو اس کا نام ''مدرسہ احمدیہ'' رکھا گیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مورخہ ۱۵/اپریل

۱۹۲۸ءکو اسے ''جامعہ احمدیہ'' کا درجہ حاصل ہوا۔

جامعہ احمدیہ سے اب تک سینکڑوں طلباء اپنی تعلیم مکمل کر کے اسلام کے کامیاب مبلغ اور خادم اسلام بن چکے ہیں جنہوں نے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کیا اور کر رہے ہیں۔

جامعہ احمدیہ سے تعلیم مکمل کرنے والے طلباء کو ''شاھد'' کی سند دی جاتی ہے۔

مشق :

۱- اس سبق کو اپنی کاپیوں میں خوشخط لکھیں۔
۲- استاذ اس کی املاء لکھوائے۔

۲-سوالات :

۱- جامعہ احمدیہ کا ابتدائی نام کیا تھا؟
۲- شاخ دینیات کی بنیاد کس نے رکھی تھی؟
۳- اس درسگاہ کو جاری کرنے کی کیا وجہ تھی؟
۴- یہ درسگاہ کس سن میں جاری ہوئی اور کس سنہ میں اس کے نام تبدیل ہوئے؟

ﷺ	صلی اللہ علیہ وسلم کی علامت ہے (اللہ محمد پر اپنی برکات وافضال اور سلامتی نازل کرتا رہے)
ؑ	علیہ السلام کی علامت ہے (اللہ اُن پر سلامتی نازل کرے)
رض	رضی اللہ عنہ کی علامت ہے (اللہ اُن سے راضی ہوگیا)
رح	رحمہ اللہ تعالیٰ (اللہ ان پر رحم کرے)

مذکورہ بالا علامات بعد وفات استعمال کی جاتی ہیں۔

چوبیسواں سبق

وقف زندگی

جامعہ احمدیہ کا ہر طالب علم اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر کے ہی ،اس مقدس تعلیمی ادارے میں داخل ہوتا ہے۔ذیل میں معاہدہ فارم برائے وقف زندگی درج ہے اس کو غور سے پڑھیں اور اس پر عمل کریں۔

میں اپنی ساری زندگی برضا ورغبت محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے بغیر کسی قسم کی شرط کے وقف کرتا ہوں

اور اقرار کرتا ہوں کہ :

۱- میں ہر قسم کی خدمت کو جو میرے لئے تجویز کی جائے گی بغیر معاوضہ کے ان ہدایات کے مطابق بجالاؤں گا جو میرے لئے تجویز ہوں گی۔

۲- میں کسی وقت بھی نظامِ سلسلہ کے خلاف عملاً یا قولاً کوئی حرکت نہیں کروں گا بلکہ ہمیشہ جملہ ہدایات مرکزیہ کی پابندی کروں گا اور تحریک وقفِ زندگی کا پورا احترام کرتے ہوئے لفظاً اور معناً اس کی اتباع کروں گا۔

۳- اگر میرے اہل وعیال کے گزارہ کے لئے کوئی رقم جماعت کی

طرف سے منظور کی جائے گی تو اُسے بطور اپنے حق کے شمار نہیں کروں گا بلکہ اُسے انعام سمجھتے ہوئے قبول کروں گا۔

۴- جو صورت میری تعلیم یا تربیت کے لئے تجویز کی جائے گی اس کی پورے طور پر پابندی کروں گا۔

۵- کسی ادنیٰ سے ادنیٰ کام سے بھی جو میرے لئے تجویز کیا جائے گا رُوگردانی نہیں کروں گا بلکہ نہایت خندہ پیشانی اور پوری کوشش سے سرانجام دوں گا۔

۶- اگر میرے لئے کسی وقت کوئی سزا تجویز کی جائے گی تو بلا چُوں و چرا اور بلا عذر اُسے برداشت کروں گا۔

۷- جب مجھے جماعت کی طرف سے خواہ اندرون ہندوستان یا بیرون ہندوستان جہاں بھی مقرر کیا جائے گا وہاں بخوشی دفتر کی ہدایات کے مطابق کام کروں گا۔

۸- اگر کسی وقت مجھے کسی وجہ سے وقف سے علیحدہ کیا جائے گا تو اس میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا اور مجھے یہ اختیار نہ ہوگا کہ کسی وقت یعنی اپنی مرضی سے اپنے آپ کو ان فرائض سے علیحدہ کر سکوں جو میرے سپرد

کئے گئے ہوں گے۔

۹۔ میں ہر قسم کی قربانی کرنے کیلئے تیار رہوں گا خواہ وہ مالی ہو یا جانی ہو، عزت کی ہو یا جذبات کی ہو۔

۱۰۔ جس شخص کے ماتحت مجھے کام کرنے کیلئے کہا جائے گا اس کی کامل تابعداری کروں گا۔

۱۱۔ میں نے فارم معاہدہ وقف زندگی کی جملہ شرائط کو خوب سوچ کر اوران کی پابندی کا پُورا عزم کر کے پُر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مشق :

۱۔ معاہدے کی شرائط کو اپنی کاپیوں میں خوشخط لکھیں۔

۲۔ تحریک وقف زندگی کے بارے میں استاذ ایک مضمون بھی لکھوائے۔

پچیسواں سبق

محاورے

درج ذیل محاوروں کو جملوں میں استعمال کریں۔

۱	آپے سے باہر ہونا	بہت غصہ ہونا
۲	اپنا اُلّو سیدھا کرنا	اپنا مطلب نکالنا
۳	آٹے میں نمک ہونا	بہت کم ہونا
۴	آسمان سے باتیں کرنا	بہت بلند ہونا
۵	آگ بگولہ ہونا	بہت خفا ہونا
۶	آسمان سر پر اُٹھانا	بہت شور کرنا
۷	اینٹ سے اینٹ بجانا	تباہ و برباد کرنا
۸	باغ باغ ہونا	بہت خوش ہونا
۹	انیس بیس کا فرق ہونا	بہت معمولی فرق ہونا
۱۰	بال بیکا نہ ہونا	کسی طرح کا نقصان نہ ہونا
۱۱	خون کا پیاسا ہونا	جان کا دشمن ہونا
۱۲	دانت کھٹے کرنا	شکست دینا
۱۳	سبز باغ دکھانا	دھوکا دینا
۱۴	سر پر کفن باندھنا	مرنے کو تیار رہنا
۱۵	لاج رکھ لینا	عزت رکھ لینا

چھبیسواں سبق

تذکیر و تانیث

مذکر	مؤنث
لڑکا جاتا ہے	لڑکی جاتی ہے
ابّا آئے تھے	اُمّی آئی تھیں
راجا آئے گا	رانی آئے گی
استاد اچھا ہے	اُستانی اچھی ہے
مرغا پکڑا گیا	مرغی پکڑی گئی

مذکورہ مثالوں میں آپ نے پڑھا :

لڑکا	جاتا	ہے
اسم	فعل	حرف

اسم :	جو کلمہ (لفظ) اپنے معنے دینے میں اکیلا کافی ہو، اور اُس میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے اور اسم نام کو بھی کہتے ہیں۔ جیسے : استاد، طالب علم، کتاب، محمد، احمد، محمود، فاطمہ، عائشہ، صفیہ
فعل :	وہ کلمہ (لفظ) جس میں زمانہ پایا جائے ''جاتا ہے'' اس میں حال کا زمانہ پایا جا رہا ہے۔ ''چلا گیا'' اس میں ماضی کا زمانہ ہے۔ ''چلا جائے گا'' اس میں مستقبل کا زمانہ پایا جاتا ہے۔
حرف :	جو اپنے معنی دینے میں اکیلا کافی نہیں ہوتا ہے بلکہ دو اسموں یا ایک اسم اور ایک فعل کو ملانے کے لئے آتا ہے یا جملہ مکمل کرنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے : میں گیا اور وہ آیا اس میں ''اور'' حرف ہے۔ یا اُوپر کی مثال میں : ہے، تک، پر، وغیرہ

ستائیسواں سبق

واحد-جمع

واحد	جمع	واحد	جمع
اسم	اسماء	افق	آفاق
ادب	آداب	امت	اُمم
امر	امور	امیر	امراء
اصل	اصول	استاد	اساتذہ
احسان	احسانات	خصوصیت	خصوصیات
ارض	اراضی	خلیفہ	خلفاء
امام	ائمہ	طالب علم	طلباء

آیت	آیات	یوم	اَیّام
باب	ابواب	روایت	روایات
ترجمہ	تراجم	حدیث	احادیث
تصویر	تصاویر	صحابی	صحابہ
تکلیف	تکالیف	سبب	اسباب
نور	انوار	رسالہ	رسائل
نبی	انبیاء	روح	ارواح
رسول	رُسُل	رفیق	رفقاء

اٹھائیسواں سبق

متضاد الفاظ

الفاظ	اضداد	الفاظ	اضداد
رنج	راحت	اصغر	اکبر
خرید	فروخت	صغریٰ	کبریٰ
لیل	نہار	دین	دنیا
نیک	بد	شب	روز
بحر	بر	زیر	زبر
آمد	رفت	مشرق	مغرب
نظم	نثر	شمال	جنوب
خیر	شر	ابتداء	انتہاء
ظاہر	باطن	آغاز	انجام
حلال	حرام	اقرار	انکار

تحریر	تقریر	ارض	سماء
ابتداء	انتہاء	عالم	جاہل
جنت	جہنم	سخی	بخیل
بہشت	دوزخ	عزت	ذلت
بیمار	تندرست	صادق	کاذب
داخل	خارج	طلوع	غروب
بعید	قریب	لائق	نالائق
خاص	عام	فانی	باقی
جیت	ہار	خوشگوار	ناگوار
دوست	دشمن	نیا	پُرانا
خادم	مخدوم	مسعود	منحوس
کم	بیش	تنگ	کشادہ
شمس	قمر	استاذ	شاگرد
آسمان	زمین	برا	بھلا